اور انشا - مصحفی اور ان کے معصر شعرا نے ایک دوسرے کو ھجو کا نشانہ بنایا بعد ازاں جب اہستہ آہستہ فارسی کے اثرات کم ہوئے اور اردو ادب کے دھارے نے ایک نئی سمت اختیار کی تو ھجویات کا طوفان بھی تھم گیا اور فضا میں اعتدال اور اغماض و درگذر کی لہریں دوڑنے لگیں - لیکن یہ بہت بعد کی بات ہے -

اوپر ہم نے سودا کی ھجویات کے ضمن میں " شہر آشوب " کا بھی تذکرہ کیا ہے اور مثالیں دی ہیں لیکن غور سے دیکھئے تو شہر آشوب کے ذریعے جو ھجویات معرض وجود میں آئیں وہ محض سودا تک محدود نہیں تھیں بلکہ ۱۸۵۷ سے پہلے کے تقریباً" تمام شہر آشوبوں میں کسی نہ کسی زاوئیے سے سماجی زندگی کی ناہمواریوں کو نشانہ طنز بناتی ہوئی نظر آتی ہیں اس سلسلے میں مجلسی اور ملکی بے اعتدالیوں کا سب سے پہلے کثیرین نے اپنے شہر آشوب میں مذاق اڑایا اسی زمانے میں شاکر ناجی نے بھی ایک شہر آشوب لکھا اور بقول آزاد " شرفا کی خواری پاجیوں کی گرم بازاری اور اس پر ہندوستانیوں کی آرام طلبی اور ناز برداری کو ایک طولانی مخمس میں دکھایا "[1]

شاکر ناجی کے بعد میر و سودا کے شہر آشوبوں کی باری آتی ہے اور دراصل جیساکہ ڈاکٹر سید عبداللہ لکھتے ہیں ـــــــــــ

" اردو میں شہر آشوب کی صنف کو زندگی اور بقا بخشنے والے میر و سودا ہی تھے - ان سے پہلے اس صنف میں جو کچھ لکھا گیا اس میں قوت اور جان نہ تھی - ان کے بعد اس موضوع پر جو کچھ

---

۱ - " آب حیات " ـــــــ محمد حسین آزاد ص ۱۰۵